

میلاد نبی
رکعت

بیان احادیث

۱۰

منکرین پر بسیار اعتراضات

از تبرکات

محمد بن عاصم حضرت علامہ مولانا
ابالفضل محمد سردار احمد رضا شیرازی

فقيه عظيم حضرت علامہ مولانا
ابو یونس محمد شرفی صفاری رحمۃ اللہ علیہ

تحریک اتحاد اہلسنت پاکستان

۲۵

لائچہ اعتماد نمبر ۲۵

بیں تراویح پر بیس احادیث

از تبرکات

فیقیہ اعظم حضرت علامہ مولانا ابو یوسف محمد شریف صاحب کوٹلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
تراویح کا ثواب ﴿﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفرَلَهُ مَا تَقدَّمَ مِنْ ذَنبِهٖ۔ (متفق علیہ)
جو شخص ایمان اور طلبِ ثواب کے ساتھ رمضان کا قیام کرے اس کے گذشتہ گناہ
معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فتح الباری میں بحوالہ نسائی واحمد وغیرہما اس
حدیث میں ”مَا تَأْخَرَ“ بھی نقل کیا ہے۔

عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
رمضان شریف کا ذکر کیا اور دوسرے مہینوں پر اسے فضیلت دی فرمایا جو شخص رمضان
کی راتوں کا قیام کرے ایمان اور طلبِ ثواب کے لیے وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل
جاتا ہے، یعنی پاک ہو جاتا ہے جیسے ہی دن کہ اس کی والدہ نے اس کو جنا، یعنی جس
طرح اپنی ولادت کے دن گناہوں سے پاک ہوتا ہے اسی طرح گناہوں سے پاک
ہو جاتا ہے۔

تراویح اور تہجد ﴿﴾

جاننا چاہیے کہ نمازِ عشاء کے بعد سونے سے پہلے رمضان شریف میں جو نماز پڑھی جائے اسے تراویح کہتے ہیں اور جو سونے کے بعد نفل پڑھے جائیں اسے تہجد کہتے ہیں رمضان ہو یا غیر رمضان۔

پہلی حدیث ﴿﴾

وہ ہے جس کو ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں روایت کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بیس رکعات تراویح اور وتر پڑھا کرتے تھے۔ اس حدیث کو عبدالبن حمید نے اپنے مند میں اور طبرانی نے مجمع میں اور بیہقی نے سنن میں روایت کیا ہے۔ یہ حدیث بیس رکعات تراویح کے مسنون ہونے پر بین ثبوت ہے۔

دوسری حدیث ﴿﴾

بیہقی نے معرفۃ السنن میں روایت کیا کہ سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیس رکعات تراویح اور وتر پڑھتے تھے اس حدیث میں حضرت سائب بن یزید اپنا عمل بیس رکعات بیان فرماتے ہیں۔ اس کی سند کو علامہ سکلی سے شرح منہاج میں اور ملا علی قاری نے شرح مؤطما میں صحیح فرمایا ہے۔
(آثار سنن، صفحہ ۵۵)

اس حدیث کو مالک نے بھی یزید ابن خصیفة کی طریق سے روایت کیا ہے دیکھو فتح الباری جز ۸، صفحہ ۱۳۱۶ اور فتح الباری کی حدیث صحیح یا حسن ہوتی ہے ”کما صرح فی مقدمة“

تیسرا حدیث ﴿﴾

یزید ابن رومان فرماتے ہیں کہ لوگ (صحابہ و تابعین) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں رمضان شریف میں تینیں رکعات تراویح مع وتر پڑھتے تھے۔ اس کو امام مالک نے موطا اور نیہقی نے سنن کبریٰ میں روایت کیا ہے۔

چوتھی حدیث ﴿﴾

یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعات تراویح پڑھائے۔ اس کو ابن ابی شیبہ نے مصنف میں روایت کیا۔ اس حدیث کے سب راوی ثقہ ہیں اور بیس رکعت تراویح پڑھانے کا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا امر بھی موجود ہے۔

پانچویں حدیث ﴿﴾

قیامِ رمضان ”محمد بن نصر المروزی“، میں محمد بن کعب قرضی سے روایت ہے کہ ”لوگ (صحابہ و تابعین) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں بیس رکعات تراویح پڑھتے تھے اس میں قراءت لمبی کرتے تھے اور تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔“ یہ حدیث کہتے ہیں کہ منقطع ہے لیکن منقطع اکثر علماء کے نزدیک جحت ہے خصوصاً جب دوسری حدیثوں سے موئید ہو۔

چھٹی حدیث ﴿﴾

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تلخیص میں بر روایت ابن ابی شیبہ و نیہقی لکھا ہے اور امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالے سے بھی مشکوٰۃ المصاتیح میں نقل کیا گیا ہے

کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھنے پر جمع کیا تو وہ لوگوں کو بیس رکعات تراویح رمضان شریف میں پڑھاتے تھے۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ ابی بن کعب سے بیس رکعت ہی صحیح ہیں۔

ابن یمیہ نے بھی حضرت ابی ابن کعب کا بیس رکعات پڑھنا لکھا ہے۔ (دیکھو مرقاۃ)

ساتویں حدیث ﴿

ابن ابی شیبہ اپنے مصنف میں عبدالعزیز بن رفع سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ رمضان شریف میں لوگوں کو بیس رکعات تراویح مدینہ شریف میں پڑھاتے تھے اور تین رکعت وتر۔ (آثار السنن، صفحہ ۵۵) کہتے ہیں کہ یہ بھی منقطع ہے میں کہتا ہوں منقطع جلت ہے۔

آٹھویں حدیث ﴿

شیخ الاسلام امام بدراالدین عینی شرح صحیح بخاری، جلد ۵، صفحہ ۳۵ میں ابن عبدالبر سے نقل کرتے ہیں کہ سابق ابن یزید صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں قیام (تراویح) بیس رکعات تھا۔

نویں حدیث ﴿

شیخ الاسلام امام بدراالدین عینی شرح صحیح بخاری، جلد ۵، صفحہ ۲۵ میں فرماتے ہیں کہ عبدالرزاق نے اپنے مصنف میں روایت کیا کہ سابق ابن یزید فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو رمضان شریف میں ابی ابن کعب و تمیم داری پر اکیس رکعات تراویح جمع کیا۔“

ابن عبد البر فرماتے ہیں کہ ایک رکعت وتر پر محمول ہے (تفصیل کیلئے ہمارا رسالہ ”کتاب الوتیر“ دیکھو) اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیس رکعت پر لوگوں کو جمع فرمایا۔ ابن عبد البر نے اس روایت کو صحیح اور اس کے خلاف گیارہ والی کو امام مالک کا وہم قرار دیا۔

دسویں حدیث ﴿﴾

آثار السنن، جلد ۲ صفحہ ۷۵ میں کنز العمال کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابی بن کعب کو حکم دیا کہ رمضان شریف میں لوگوں کو رات کی نماز پڑھائے کہ لوگ دن کو روزہ رکھتے ہیں اور موجود نہیں ہیں اگر تو ان پر رات کو پڑھے (تو اچھا ہے)۔ ابی بن کعب نے عرض کی اے امیر المؤمنین یہ شے پہلے نہ تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا میں جانتا ہوں، یہ صحیح ہے، لیکن یہ کام اچھا ہے تو ابن ابی کعب نے ان کو بیس رکعت پڑھائیں۔

صاحب کنز العمال نے اس حدیث پر سکوت کیا ہے۔

ان دس حدیثوں سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام و تابعین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں بیس رکعات پڑھتے تھے بلکہ چوتھی حدیث میں تو صریح ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیس رکعات پڑھنے کا حکم دیا۔ عقل سلیم کبھی اس بات کو ماننے کے لیے تیار نہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں جو صحابی و تابعی تھے وہ حضرت عمر کے حکم کے بغیر ہی بیس رکعات پڑھتے ہوں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کا علم نہ ہو کہتے ہیں کہ پیشک علم تھا مگر چونکہ بطورِ نفل بیس رکعات پڑھتے تھے

اس لئے آپ نے منع نہ فرمایا۔ میں کہتا ہوں اگر بیس رکعات بطور نفل پڑھتے تو کبھی کم بھی پڑھتے بیس رکعات معین کیوں کرتے۔ بیس رکعات کا معین کرنا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ ان کو سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیس رکعات کا ثبوت حاصل تھا۔

گیارہویں حدیث ﴿

ابن تیمیہ منہاج السنۃ جلد ۲، صفحہ ۲۲۳ میں لکھتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رمضان شریف میں قاریوں کو بلا یا اور ان میں سے ایک کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعات پڑھائے اور خود حضرت علی ان کو وتر پڑھاتے تھے۔ اس کو بیہقی نے روایت کیا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں بھی لوگ حضرت علی کے حکم سے بیس رکعات پڑھتے تھے۔ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں حماد بن شعیب بھی ہے جو ضعیف ہے، میں کہتا ہوں اس حدیث کی دوسری سند بھی ہے وہ یہ ہے۔

بارہویں حدیث ﴿

ابی الحسناء کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ لوگوں کو پانچ تراویح بیس رکعات پڑھائے۔ (بیہقی) اس حدیث کی ایک اور سند بھی ہے جو یہ ہے

تیرہویں حدیث ﴿

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ رمضان شریف میں لوگوں کو بیس رکعات پڑھائے (الجوہر النقی) یہ تینوں روایتیں ایک دوسری کو قوت دیتی ہیں۔ علامہ عینی نے بھی شرح صحیح بخاری جلد ۳ کے صفحہ ۵۹۸ میں بحوالہ مغنى اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ کبیری ۳۸۸ شرح منیہ میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

چودھویں حدیث ﴿﴾

علامہ عینی شرح صحیح بخاری میں محمد بن نصر مروزی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ زید بن وہب کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود ماهِ رمضان میں ہمیں نماز پڑھا کر نکلتے تو ابھی رات باقی ہوتی۔ اعمش کہتے ہیں کہ وہ بیس رکعات تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔ اس حدیث سے عبد اللہ بن مسعود کا بیس رکعات تراویح پڑھنا ثابت ہوتا ہے۔

پندرہویں حدیث ﴿﴾

عطاء تابعی لکھتے ہیں کہ میں نے صحابہ کو تینیں رکعات مع وتر پڑھتے پایا اس کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا۔ علامہ نووی نے اس کی سند کو حسن فرمایا ”حَدَّثَنَا أَبْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءِ الْخَ“ اس حدیث کو مروزی نے بھی قیامِ رمضان، صفحہ ۹۱ میں ذکر کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کا بیس رکعات پر عمل تھا۔

سولہویں حدیث ﴿﴾

امام نیہوقی اپنی سنن میں روایت کرتے ہیں کہ ”ابوالخصیب“ کہتے ہیں کہ سوید بن غفلہ تابعیِ رمضان شریف میں ہماری امامت کرتے تھے ہمیں بیس رکعات تراویح پڑھاتے

تھے“

سویدین غفلہ جلیل القدر تابعی ہیں بلکہ ابن قانع نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ (تہذیب) مدینہ شریف میں اس روز آئے جس روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کیا گیا تھا۔ (تقریب) یا ۸۱ ہجری میں آپ فوت ہوئے ایک سو تیس سال کی عمر پائی۔ خلفاء اربعہ کا زمانہ پایا اور ان سے روایت کی (تہذیب) ایسے جلیل القدر تابعی بیں رکعات پڑھاتے ہیں۔ کیا عقل سلیم باور کر سکتی ہے کہ ان کے پاس بیں رکعات کا کوئی ثبوت نہ تھا ہرگز نہیں۔ اس حدیث کی سند حسن ہے۔ آثار السنن، تہذیب التہذیب، جلد ۲، صفحہ ۲۷۸ اور تذكرة الحفاظ، جلد اول، صفحہ ۱۶ میں سوید کو ابی ابن کعب کے شاگردوں سے لکھا ہے جس سے معلوم کہ ان کا بیں رکعات پڑھنا ابی بن کعب سے مانوف ہے۔

ستر ہو یں حدیث ﴿

ابن شیبہ اپنے مصنف میں فرماتے ہیں، نافع بن عمر کہتے ہیں کہ ابی ملکیہ تابعی ہمیں رمضان شریف میں بیں رکعات پڑھاتے تھے۔ اس کی سند صحیح ہے۔ ابی ابی ملکیہ وہ جلیل القدر تابعی ہیں جنہوں نے تمیں صحابہ کو بلکہ تہذیب التہذیب میں ۸۰ صحابہ کو دیکھنا لکھا ہے۔ اگر صحابہ میں بیں رکعات کا عام رواج نہ ہوتا تو بیں رکعات کیوں پڑھتے۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کے زمانے میں عموماً بیں رکعات پڑھی جاتی تھیں۔ اسی طرح تابعین کے زمانے میں بھی بیں رکعات پڑھی گئیں اور یہ بات مسلم ہے کہ یہ لوگ ہم سے زیادہ قبیع سنت تھے۔ اگر سنت سے بیں رکعات کا ثبوت نہ ہوتا تو یہ لوگ ہرگز بیں رکعات نہ پڑھتے۔

اٹھارویں حدیث ﴿﴾

سعید بن عبید لکھتے ہیں کہ علی بن ربیعہ تابعی رمضان شریف میں، میں پانچ تراویح بیس رکعات سے اور وتر پڑھاتے تھے۔ اس کو ابن ابی شیبہ نے فضل بن دکین سے اس نے سعید بن عبید سے روایت کیا اس کی سند صحیح ہے۔

انیسویں حدیث ﴿﴾

عبداللہ بن قیس سے روایت ہے کہ شتیر بن شکل تابعی رمضان شریف میں بیس رکعات تراویح اور وتر پڑھاتے تھے۔ اس کو ابو بکر بن شیبہ نے روایت کیا۔

بیسویں حدیث ﴿﴾

ابی البختری تابعی رمضان شریف میں پانچ تراویح (بیس رکعات) پڑھاتے تھے اور تین رکعت وتر اس کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا اس کی سند میں کوئی تردی نہیں۔ علامہ نیمی کو ایک راوی خلف میں تردی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ خلف بن حوشب کوفی ہیں جو شفیقہ ہیں۔ خلاصہ میں شعبہ ان کا شاگرد لکھا ہے۔ علامہ عینی شرح صحیح بخاری جلد ۵ صفحہ ۵۳۰ میں فرماتے ہیں کہ تابعین میں سے شتیر بن شکل وابن ابی ملیکہ و حارث ہمدانی و عطاء بن ابی رباح و ابوالبختری و سعید ابن ابی الحسن بصری و عبد الرحمن بن ابی بکر و عمران عبدی بیس رکعت تراویح کے قائل تھے۔

مذکورہ بالادلائیل اور سلف صالحین کے معمولات سے صاف ظاہر ہے کہ صحابہ کرام و تابعین عظام میں بیس رکعات تراویح کا عرف و تعامل ہے۔ عام طور پر سب لوگ بیس رکعات پڑھتے تھے، آٹھ رکعات کا کوئی تعامل نہ تھا۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ

علیہ جو کہ بیانِ مذاہب میں یہ طولی رکھتے ہیں انہوں نے بھی آٹھ رکعات تراویح کسی کا مذہب نقل نہیں کیا۔

معلوم ہوا کہ محدثین کے زمانے میں بھی آٹھ رکعات تراویح کسی کا مذہب نہ تھا ورنہ امام ترمذی اسے ضرور نقل فرماتے۔

نوت: مزید دلائل اور اعتراضات کے جوابات کیلئے ”کتاب التراویح“ کا مطالعہ فرمائیں۔

تمام غیر مقلدین سے بالعموم اور مولوی شاء اللہ امر ترسی سے بالخصوص

آٹھ ”رکعات“ پر بیس سوالات از قلم

محمد اعظم حضرت علامہ مولانا ابو الفضل محمد سردار احمد قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ درج ذیل مضمون پندرہ روزہ رضائے مصطفیٰ جلد نمبر ۹ شمارہ ۲۳۵ دسمبر ۱۹۶۱ء بمقابلہ ۲ رمضان المبارک ۱۴۳۸ھ میں شائع ہوا تھا جو علمی و فنی لحاظ سے ایک تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے اگرچہ یہ مضمون قیامِ پاکستان سے بہت پہلے کا ہے لیکن آج بھی اس کی افادیت اپنی جگہ برقرار ہے چونکہ ان دونوں غیر مقلدین بیس رکعات تراویح کے خلاف ہرجگہ غوغاء آرائی کرتے ہیں اس لئے اس کی اشاعت بہت مناسب معلوم ہوتی ہے۔ امید ہے کہ اہلِ ذوق حضرات اس سے بہت محظوظ ہوں گے۔ ان سوالات کے اصل مخاطب مولوی شاء اللہ امر ترسی تو جواب دیئے بغیر ہی دنیا سے چل بسے کیا اب کوئی اور غیر مقلدان کے جوابات کی طرف توجہ فرمائے گا؟

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب امر ترسی

السلام علی من اتبع الهدی۔ آپ کے بعض "مقلدین"، اہل حدیث کہلانے والے آٹھ تراویح پر بہت زور دیتے ہیں اور میں تراویح کو بدعت و ناجائز بتاتے ہیں اور مسلمانوں کو عبادتِ خدا سے روکنے کی ترغیب دیتے ہیں اور فتنہ اور شورش برپا کرتے رہتے ہیں اور ہیں بالکل جاہل۔ آپ سے یہ چند سوالات کرتا ہوں ان کا جواب تعصیب سے الگ ہو کر نہایت انصاف سے دیجئے۔ چار برس ہوئے بریلی شریف میں آپ اور مولوی ابراہیم سیالکوٹی غیر مقلدین کے جلسہ میں گئے تھے اور میں نے وہاں چند سوالات آپ کے مذہب کے متعلق آپ سے بذریعہ تحریر دریافت کیے مگر آپ جواب نہ دے سکے اور اب تک خاموش ہیں۔ ان سوالات کے جوابات میں ایسی خاموشی اختیار نہ کیجئے گا قرآن پاک یا حدیث شریف سے جواب ہوا پنی رائے کو دخل نہ ہو۔

سوالات:

- ۱۔ میں رکعت تراویح پڑھنا جائز ہے یا ناجائز؟
- ۲۔ اگر کوئی اہل حدیث میں تراویح پڑھے یہ جان کر کہ آئمہ و صحابہ کرام کا اس پر عمل تھا تو وہ اہل حدیث غیر مقلد گنہگار ہو گا یا نہیں اور وہ اہل حدیث میں تراویح پڑھنے سے اہل حدیث رہے گا یا نہیں؟
- ۳۔ ایک اہل حدیث (غیر مقلد) آٹھ تراویح پڑھے اور دوسرا اہل حدیث غیر مقلد میں تراویح پڑھے تو زیادہ ثواب کس کو ہوگا؟

- ۳۔ تراویح کے کیا معنی ہیں، شرعاً اس کا اطلاق کم از کم کتنی رکعت پر حقیقتاً ہو سکتا ہے؟
- ۴۔ نمازِ تہجد کا وقت کیا ہے اور نمازِ تراویح کا کیا وقت ہے؟
- ۵۔ نمازِ تہجد کب شروع ہوئی اور نمازِ تراویح کب مسنون ہوئی؟
- ۶۔ نمازِ تہجد رمضان وغیر رمضان میں ہے یا نہیں؟
- ۷۔ نمازِ تراویح صرف رمضان میں ہے یا نہیں؟
- ۸۔ ہند کے اہل حدیث کہلانے والوں کے پیشوامولوی نذر حسین دہلوی ایک ختم قرآن مجید تراویح میں ایک ختم نمازِ تہجد میں سنتے تھے جیسا کہ غیر مقلدین میں مشہور ہے، لہذا اگر تراویح اور تہجد ایک نماز ہے تو مولوی نذر حسین دہلوی دونوں کو الگ الگ پڑھ کر ”بدعت فی الدین“ کے مرتكب ہوئے یا نہیں اور رمضان میں تہجد جماعت کے ساتھ پڑھنا اور اس میں ختم قرآن مجید سننا اہل حدیث کے نزدیک بدعت ہے یا سنت ہے اگر سنت ہے تو اس کا کیا ثبوت ہے؟
- ۹۔ صحاح ستہ یا دیگر کتبِ حدیث میں کیا کوئی حدیث صحیح الاسناد بالاتفاق صریح الدلالت مرفوع متصل ہے، جس کا یہ مضمون ہو کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رمضان میں آٹھ رکعات ”تراویح“ پڑھی ہیں؟
- ۱۰۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ماہِ رمضان مبارک میں کتنی شب ”تراویح پڑھی ہیں جس حدیث میں اس کا ذکر ہے کہ اس میں تعداد رکعات بیان کی ہیں یا نہیں؟
- ۱۱۔ پورے رمضان میں تراویح پڑھنا یہ کس کی سنتِ فعلی رہے۔ صحابہ کی سنت پر عمل کرنا سنت ہے یا نہیں؟

- ۱۳۔ بخاری و مسلم بلکہ صحاح ستہ میں تہجد کی نماز کی کتنی رکعات مذکور ہیں۔ ہمیشہ آٹھ رکعات یا کم یا زیادہ، ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت میں کتنی رکعات کا بیان ہے؟
- ۱۴۔ صحاح ستہ میں سے کسی کتاب میں اکثر اہل علم جمہور صحابہ تابعین کا تراویح کے متعلق کیا عمل بتایا ہے۔ بیس رکعات یا کم یا زیادہ حضرت شیخ الحمد شیخ عبد الحق محدث دہلی قدس سرہ نے صحابہ کرام سے لے کر جمہور امت کا کیا عمل بتایا ہے؟
- ۱۵۔ کتب حدیث میں بیس تراویح متعلق حدیثیں ہیں یا نہیں؟
- ۱۶۔ کسی حدیث کے اسناد میں اگر بعض ضعف ہو تو جمہور امت کے تلقی بالقبول کرنے سے وہ حدیث جحت قابل عمل رہتی ہے یا نہیں؟
- ۱۷۔ صحابہ کرام کے جس قول فعل میں اجتہاد کو دخل نہ ہو۔ وہ حکم میں حدیث مرفوع کے ہے یا نہیں؟ اصولِ حدیث میں اس کے متعلق کیا فیصلہ فرمایا ہے؟
- ۱۸۔ اگر کسی حدیث کی ایسی اسناد ہو کہ بعد کے طبقہ کا ایک راوی ضعیف ہو تو کیا اس سے یہ لازم آتا ہے کہ اس طبقہ سے پہلے محدثین کے نزدیک بھی وہ حدیث ضعیف ہے؟
- ۱۹۔ کیا کسی حدیث کے اسناد صحیح ہونے سے یہ ضروری ہے کہ اس کے متنِ حدیث پر عمل کیا جائے یا کسی حدیث کے محض اسناد ضعیف ہونے سے یہ لازم آتا ہے کہ وہ متنِ حدیث قابل عمل نہ ہو۔
- ۲۰۔ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی تراویح کی کتنی رکعت بتاتے ہیں۔ ابن تیمیہ نے تراویح کے عدد رکعت کے متعلق کیا فیصلہ کیا ہے۔ حضور سیدنا قطب الاقطاب غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور محدث نووی شارح مسلم شریف کتنی تراویح کو

مسنون فرماتے ہیں۔

نوٹ ﴿ ان سوالات کے جوابات مندرجہ ذیل پتہ پر دیں اور یہ آپ کو اختیار ہے خواہ آپ تنہا لکھیں یاد و سرے غیر مقلد مولویوں کی مدد مانگ کر لکھیں۔

﴿ جو آپ کے نزدیک شرک ہے ﴾

مگر جواب پر آپ کے دستخط ہونا ضروری ہے اور باقی غیر مقلد مولویوں کے دستخط کرانے نہ کرانے کا آپ کو اختیار ہے اگر آپ نے ان سوالات کے جوابات انصاف سے دیئے تو وعدہ تراویح کے مسئلہ میں غیر مقلدوں پر بھی حق ظاہر ہو جائے گا اور غیر مقلدوں کی ساری شورش کی قلعی کھل جائے گی۔

اپنے جوابات اس پتہ پر دیں

GK-5/2، داتا اپارٹمنٹ، میزنان فلور، پولیس چوک کھارا در۔ کراچی

اعلان

جو غیر مقلد و ہابی ان سوالات کو دیکھے وہ اپنے ذمہ دار مولویوں سے جوابات لکھوا کر اس پتہ پر بھی روانہ کر سکتے ہیں

مکتبہ رضاۓ مصطفیٰ چوک دار السلام گوجرانوالہ

جن حنفیوں کو غیر مقلدین بیس رکعات تراویح کے مسئلہ میں تنگ کرتے ہیں وہ غیر مقلدین سے ان سوالات کے جوابات طلب کریں۔

وہ رضاۓ کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینہ میں غار ہے

کسے چارہ جوئی کاوار ہے کہ یہ وار، وار سے پار ہے